مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے سیاسی نظریات پر ایک ناقدانہ نظر
مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی
معہ
تنقیدات و تعاقبات
مرتبہ
گرامی قدر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
ایم اے۔ پی ایچ ڈی
مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے سیاسی نظریات پر ایک ناقدانہ نظر

مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ
مولانا پیر محمود احمد قادری

معہ

تنقیدات و تعاقبات

مرتبہ
گرامی قدر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
ایم اے۔ پی ایچ ڈی
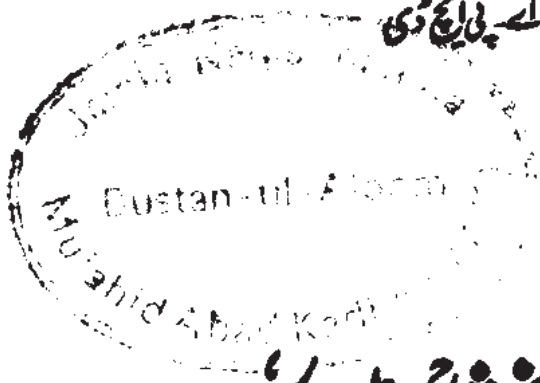
مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ——— تنقیدات و تعاقبات معہ مکتوبات امام احمد رضا بریلوی

مرتب تنقیدات و تعاقبات ——— پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ایم اے پی ایچ ڈی

مرتب مکتوبات ——— الشاہ پیر محمود احمد صاحب قادری

موضوع ——— تنقیدات و تنقیحات

حسب فرمائش ——— حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری بانی مجلس رضا

سال طباعت ——— ۱۹۸۸ء / ۱۴۰۸ھ

طابع ———

ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

قیمت ——— ۴۸/- روپے

گاندھی سے استعانت

بقول امام احمد رضا، مولانا عبدالباری نے امور دینیہ میں مسٹر گاندھی سے مدد چاہی، چنانچہ انہوں نے ہندوؤں سے مخاطب ہو کر ایک موقع پر فرمایا :۔

"توقع ہے آپ حضرات جس طرح ہم سے ملنے آئے ہیں اسی طرح مساعی اسلامیہ میں معین و مددگار رہوں گے اور سب متحد ہو کر کام کریں گے۔" [1]

امام احمد رضا کو اس استعانت پر سخت اعتراض تھا ـــــ ۲۰ رجمادی الآخر ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء ـــــــــــ کو امام احمد رضا کے خلفاء و تلامذہ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی، مولانا امجد علی اعظمی، مولانا احمد مختار صدیقی میرٹھی، مولانا حشمت علی خاں لکھنوی، امام احمد رضا کا مرتب کردہ توبہ نامہ لے کر مولانا عبدالباری کے پاس لکھنؤ گئے ـــــ یہ حضرات بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے "گاندھی کو" "مہاتما" کہا مولانا عبدالباری اس شخص پر برس پڑے اور فرمایا :۔

"یہ لفظ سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے، تم سے گاندھی نہیں کہا جاتا ؟" [2]

پھر امام احمد رضا کے خلفاء و تلامذہ سے مخاطب ہو کر فرمایا :۔

"میں نے گاندھی کے منہ پر کہہ دیا ہے کہ ہم نے تم سے ایسی استعانت کی ہے جیسے کلاب و خنازیر (کتوں سوروں) سے کرتے ہیں، میں نے ایک دفعہ نہیں کئی بار اس سے کہا، اب چاہے وہ کلاب و خنازیر کو نہ سمجھا ہو۔" [3]

---

[1] محمد مصطفیٰ رضا خاں : الطاری الداری، حصہ اول، ص ۴۵

[2] ایضاً، ص ۳

[3] ایضاً، ص ۳

مندرجہ ذیل رباعیات میں امام احمد رضا نے اس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے :

ے عبدالباری ز رعب اصحابِ سلوک
بنگر بچہ کذب بد بہ آوردہ کوک !
گفتا "گفتم بر دے گاندھی بمراد
خواہم دوراز توچناں کز سگ و خوک

ترجمہ : عبدالباری نے اصحابِ سلوک کے رعب کی وجہ سے کیا جھوٹ گھڑا کہ میں نے گاندھی سے کہا تھا کہ میں نے تم سے اِسی طرح مدد چاہتا ہوں، جیسے کتے اور سور سے۔"

★

گفتہ ، من گفتہ ام خنازیر وکلاب
گاندھی فہمید یا از و ماند بخواب
این کذب وکدامی مدد از خوک رواست
در ساختن کذب غلط کرد و عُجاب

ترجمہ : وہ کہتا ہے کہ میں نے تو اسے کلب وخنزیر (کتا اور سور) کہدیا اب گاندھی سمجھے یا نہ سمجھے ــــ یہ سب جھوٹ ہے کیوں کہ کتے اور سور سے کیسے مدد لی جاسکتی ہے ؟ اس نے جھوٹ گھڑنے کے لیے کیسی غلط اور تعجب انگیز بات کہی !

ا۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں : الطاری الداری ، حصہ ۳ ، ص ۹۴

۲۔ ایضاً حصہ ۳ ، ۹۶

ترجمہ : وہ کیسے مبارک دن تھے کہ حب اللہ نے تجھ کو مسلمان بنایا اور تجھے استنے عرصے قرآن و حدیث کی خدمت میں رکھا۔ تو نے یہ سب کچھ ایک بت پرست پر نثار کر دیا۔ کس شیطان نے تجھے اتنا بدنصیب بنا دیا ؟

★

غضب از پس روی گاندھی آید
رضا را بندہ شو ترک صلف کن [1]

ترجمہ: مجھے تو گاندھی کی پیروی پر غصہ آتا ہے ۔۔۔ اے رضا کا غلام بن جا اور شیخی چھوڑ۔

★

پس رو گشتی و رہنما یس داری
عبدالگاندھی مشو عبدالباری
نقطہ از زیر بہ بالا مفگن
عبدالباری ، مباش عبدالناری [2]

ترجمہ : تو گاندھی کا پیرو ہو گیا اور اس کو اپنا رہنما بنا لیا ۔ اے عبدالباری ! عبدالباری (خدا کا بندہ) سے عبدالگاندھی (گاندھی کا بندہ) نہ بن ۔ لفظ "باری" میں "با" کے نقطے کو اوپر نہ لگا ۔ اور عبدالباری سے عبدالناری (دوزخی کا بندہ) نہ بن۔

★

خوش رخش زبار عاری باید کرد
یک تو سنے آشکار می باید کرد
پشنگ دہ د گاندھی زن و گاندھی افگن
مشرک نہ بخود سوار می باید کرد [3]

---

[1] ایضاً ، ص ۷۸ [2] ایضاً ، ص ۷۹ [3] ایضاً ، ص ۷۹

ہنود کی فاتحہ خوانی

نہ صرف یہ کہ ہندوؤں کی ارتھی کو کندھا دیا گیا بلکہ ان کے ماتم میں مسجد میں تعزیتی جلسے کئے گئے اور فاتحہ خوانی بھی کی گئی، چنانچہ تلک کے مرنے پر ممبران خلافت نے جو کچھ کیا اس کا حال مولوی خلیل الرحمٰن کے استفتاء سے معلوم ہوتا ہے جو محرم الحرام ۱۳۳۹ھ کو بنارس سے امام احمد رضا کو ارسال کیا گیا ــــــ اس میں لکھا ہے:

ممبران خلافت کمیٹی نے:
تلک کے مرنے پر غم میں بروز دسواں جامع مسجد میں ننگے سر، ننگے پیر، جمع ہو کر تلک کے لئے دعا اور فاتحہ اور نماز کا ان کی مغفرت کے لئے اشتہار شائع کیا۔ [1]

امام احمد رضا کے علم میں جب یہ بات آئی تو انہوں نے ان حرکات کا سخت نوٹس لیا۔ ذیل کی رباعی اسی حادثے سے متعلق ہے:

مرتد را صدر و مشرکاں را ارکاں — کردند پے مرتد و اصنامیاں
ہم فاتحہ ہم نماز ہم دعوت عفو — واللہ کہ مسخ شد ز دلہا ایماں [2]

ترجمہ: مرتد کو صدر بنائیں اور مشرکوں کو رکن ــــ انہوں نے مرتد اور بت پرستوں کے لئے فاتحہ پڑھی، نمازیں پڑھیں اور بخشش کی دعائیں کیں ــــ خدا کی قسم ان کے دلوں سے ایمان مٹ گیا ہے۔

---

[1] جمیل الرحمٰن: تحقیقات قادریہ، ص ۳۱
[2] محمد مصطفےٰ رضا خاں: الطاری الداری، ج ۳، ص ۹۵